احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 29 مئی 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 29 مئی 2003ء، 26 ربیع الاول 1424 ہجری — 29 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 117

عفو کا مثالی نمونہ

حضرت قیس بن عاصمؓ اپنے قبیلہ کے رئیس تھے - ان کے لڑکے کو کسی نے قتل کر دیا - لوگ قاتل کو گرفتار کر کے لے آئے مگر حضرت قیسؓ نے اسے صرف بزرگانہ انداز میں نصیحت کی اور اپنے دوسرے لڑکے سے فرمایا اس کی مشکیں کھول دو اور بھائی کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرو -

(اسد الغابہ جلد 4 ص 220 ابن اثیر جزری - داراحیاء التراث العربی)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اپنی تصنیف ''سیرۃ مسیح موعود میں حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ اول) کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی شفقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

''ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ جن دنوں حضرت مسیح موعود اپنی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' کا عربی حصہ لکھ رہے تھے حضور نے مولوی نورالدین صاحب (خلیفہ اول) کو ایک بڑا دو ورقہ اس زیر تصنیف کتاب کے مسودہ کا اس غرض سے دیا کہ فارسی میں ترجمہ کرنے کے لئے مجھے پہنچا دیا جائے۔ وہ ایسا مضمون تھا کہ اس کی خداداد فصاحت و بلاغت پر حضرت کو ناز تھا۔ مگر مولوی صاحب سے یہ دو ورقہ کہیں گر گیا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود مجھے ہر روز کا تازہ عربی مسودہ فارسی ترجمہ کے لئے ارسال فرمایا کرتے تھے اس لئے اس دن غیر معمولی دیر ہونے پر مجھے طبعاً فکر پیدا ہوا اور میں نے مولوی نورالدین صاحب سے ذکر کیا کہ آج حضرت کی طرف سے مضمون نہیں آیا اور کاتب سر پر کھڑا ہے اور دیر ہو رہی ہے معلوم نہیں کیا بات ہے۔ یہ الفاظ میرے منہ سے نکلنے تھے کہ مولوی نورالدین صاحب کا رنگ فق ہو گیا۔ کیونکہ یہ دو ورقہ مولوی صاحب سے کہیں گر گیا تھا۔ بے حد تلاش کی مگر مضمون نہ ملا اور مولوی صاحب سخت پریشان تھے۔ حضرت مسیح موعود کو اطلاع ہوئی تو حسب معمول ہشاش بشاش مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے اور خفا ہونا یا گھبراہٹ کا اظہار کرنا تو درکنار الٹا اپنی طرف سے معذرت فرمانے لگے کہ مولوی صاحب کو مسودہ کے گم ہونے سے ناحق تشویش ہوئی۔ مجھے مولوی صاحب کی تکلیف کی وجہ سے بہت افسوس ہے۔ میرا تو یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گم شدہ کاغذ سے بہتر مضمون لکھنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔''

پروگرام انٹرویو

محررین / انسپکٹران وقف جدید

مورخہ 8 جون 2003ء بروز اتوار بوقت 9:00 بجے صبح تحریری امتحان ہوگا۔ امتحان میں کامیاب امیدواران کا انٹرویو مورخہ 9 جون بروز سوموار بوقت 9:00 بجے صبح دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔

(ناظم مال وقف جدید)

عطایا برائے گندم

☆ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 135-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

ڈسٹرکٹ بیڈمنٹن چیمپیئن شپ

ڈسٹرکٹ بیڈمنٹن ایسوسی ایشن جھنگ کے زیر انتظام ڈسٹرکٹ بیڈمنٹن چیمپیئن شپ 2003ء مورخہ 22 جون تا 11 جولائی 2003ء بمقام اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر منعقد ہوگی۔ جس میں ویٹرن ڈبلز، مینز سنگل اور ڈبلز' بوائز سنگل اور ڈبلز کے مقابلے ہونگے۔ ٹورنامنٹ میں حصہ لینے کیلئے کھلاڑی بھرپور تیاری کریں اور سیکرٹری ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ سے رابطہ فرمائیں۔

(نسیم پرویز سینئر نائب صدر ڈسٹرکٹ بیڈمنٹن ایسوسی ایشن ضلع جھنگ)

اعلان کلاس مجلس نابینا

بوجوہ مجلس نابینا ربوہ کی تعلیمی تربیتی اور فنی کلاس جو 26 مئی تا 10 جون ہونی تھی اب 7 جون تا 22 جون 2003ء تک ہوگی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ احمدی نابینا حضرات کو اس کلاس میں بھجوائیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1984ء (4)

3 تا 15 جولائی پاڈانگ انڈونیشیا میں طلبہ وطالبات کی تعلیمی کلاس۔

7 جولائی لجنہ اماء اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع۔ 90 خواتین اور 60 بچے شامل ہوئے۔ جرمن خواتین کی تعداد 8 تھی۔

8,7 جولائی خدام الاحمدیہ جرمنی کا 5 واں سالانہ اجتماع۔ بیت نور میں ہوا۔ 24 مجالس کے 375 خدام کی شرکت۔

15 جولائی اینٹی احمدیہ آرڈیننس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں بعض احمدیوں کی پیش کردہ درخواست کی سماعت شروع ہوئی۔ 12 راگست کو اسے رد کر دیا گیا۔

20 جولائی حضور نے حکومت پاکستان کے قرطاس ابیض کے جواب میں خطبات کا سلسلہ جاری فرمایا جو 17 مئی 85ء تک جاری رہا۔ بعد میں زھق الباطل کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔

27 تا 29 جولائی خدام الاحمدیہ یورپ کا پہلا سالانہ اجتماع۔ 11 ممالک کے 800 خدام واطفال کی شرکت۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

28 جولائی ربوہ میں سوئمنگ پول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

15,14 اگست لجنہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع۔ حاضری 700 لجنہ 400 ناصرات۔

19,18 اگست لجنہ ڈنمارک کا سالانہ اجتماع۔

26,25 اگست جماعت برطانیہ کے 19 ویں جلسہ سالانہ سے حضور کا اختتامی خطاب۔ حاضری 3 ہزار۔

30 اگست ملتان بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں احمدی طالب علم منصور احمد صاحب چغتائی اول آئے۔

یکم ستمبر سلسلہ کے مربی، قدیم خادم اور صاحب دیوان شاعر مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب کا انتقال۔

28 ستمبر قادیان کی عیدگاہ اور قدیمی قبرستان کے کیس کا فیصلہ جماعت کے حق میں ہوا۔

30,29 ستمبر لجنہ آسٹریلیا کا سالانہ اجتماع۔

30 ستمبر لجنہ ہالینڈ کا تیسرا سالانہ اجتماع۔

7,6 اکتوبر کینیڈا کا 8 واں جلسہ سالانہ۔

19,18 اکتوبر کانپور بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

26 اکتوبر حضور نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ 50 سال گزرنے پر تحریک جدید کے وعدے ایک کروڑ سے زائد ہو چکے ہیں۔

26 اکتوبر ساہیوال کی احمدیہ بیت الذکر پر ایک دینی مدرسہ کے طلبہ نے کلمہ طیبہ مٹانے کیلئے حملہ کیا۔ احمدی چوکیدار نے جوابی کارروائی کی۔ جس پر 11 احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔

یکم نومبر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم تجنید مقرر ہوئے۔

9 نومبر حضور نے افریقہ کے قحط زدہ علاقوں کے لئے امداد کی تحریک فرمائی۔

11 نومبر حضور نے حفظ قرآن کی تحریک فرمائی۔

نومبر بانجل گیمبیا کا احمدی سکول ملک بھر کے مقابلہ میں اول رہا۔

12 دسمبر حکومت نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ کو 3 ماہ کے لئے سربمہر کر دیا اور روزنامہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کر دیا۔

18 تا 20 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ حاضری 4050۔

دسمبر ڈوئی کے شہر زائن میں جماعت کے مرکز کا قیام۔ 30 ہزار ڈالر میں ایک عمارت خریدی گئی۔

28 دسمبر حضور نے ہالینڈ میں یہ رویا بیان فرمائی کہ آپ Friday The 10th بار بار کہہ رہے ہیں اور گھڑی پر دس کا ہندسہ بار بار چمک رہا ہے۔ یہ رویا آپ کی زندگی میں متعدد مرتبہ پوری ہوئی اور جمعہ دس تاریخ کو عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے۔

متفرق

- آبی جان آئیوری کوسٹ میں مجلس نصرت جہاں کے تحت ہسپتال کا قیام۔
- حکومت پاکستان کی طرف سے جلسہ سالانہ اور جتماعات کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے 84ء سے تاحال یہ تقریبات منعقد نہیں ہو رہیں۔
- اس سال جرمنی میں 119 افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی۔ ان کا ٹارگٹ 100 تھا۔
- احمدیت 1984ء میں 91 ممالک میں قائم تھی۔
- حضور کے خطبات کی کیسٹس لندن سے تمام دنیا میں بھجوائی جاتی رہیں جس سے امام وقت کا رابطہ ساری دنیا سے جاری ہو گیا۔ یہ سلسلہ ایم ٹی اے کے قیام تک جاری رہا۔
- حضور کی ہجرت کے بعد مئی سے دسمبر 84ء تک 4881 بیعتیں ہوئیں۔
- حفاظت مرکز کے لئے خدام ربوہ غیر معمولی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔

فلاح اور نجات کا سرچشمہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

میرا معتبر حوالہ کوئی ہے تو بس یہی ہے ✹ تیری اک نظر کا صدقہ میری ساری زندگی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی روح پرور یادیں اور نوازشات کریمانہ

آپ نے وفا و ایثار اور محبت کے لافانی مینار تعمیر کئے

مکرم عبدالسمیع نون صاحب۔ سرگودھا

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد وہ دین حق کا فتح نصیب جرنیل امن اور محبت اور وفا اور دینی اقدار اور شعار کے لافانی درس دینے والا محبوب وہ کروڑوں دلوں کی دھڑکن۔ ہاں وہ شخص جو تھا ''دعا ہی دعا ہمارے لئے'' اپنے لاتعداد عشاق کو بلکتے ہوئے چھوڑ کر ''رفیق اعلیٰ'' کی طرف پرواز کر گیا۔

اب وہ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ مگر ہر آن یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ وہ بچوں یا خواتین جبکہ حضور کی اپنی کوئی صاحبزادی بھی ساتھ ہوگی۔ یا بوڑھوں یا جوانوں میں ایسے بیٹھے ہوں گے جیسے تاروں کے ہالے میں چاند ضوفگن ہو۔ ایم۔ ٹی۔ اے آن کریں گے تو وہ من موہنی صورت نظر آئے گی۔ مگر اب دیکھ کر درد کی کسک ضرور ساتھ لائے گی۔ کہ میرا آقا نہیں کروڑوں کا محبوب اب ان نظروں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو چکا ہے۔ اب اس کی روح پرور باتیں سنائی دیں گی مگر اس کے پاکیزہ لمس سے ہم ہمیشہ کے لئے محروم ہو چکے ہیں۔ اب ہماری ''ہم آغوش'' ہونے کی تمنائیں حسرت بن چکی ہیں۔ ؎

اب کس کو بھیج بلائیں گے
کیسے سینے سے لگائیں گے
مر کر بھی کوئی لوٹا ہے
سائے بھی کبھی ہاتھ آئے ہیں

21/ اپریل کو محمود ہال میں چہرہ مبارک دیکھا۔ کہ اگر مجھے وفات کا علم نہ ہوتا۔ تو میں حضور کو عارضی نیند میں ہی سمجھتا۔ وہ پررونق چہرہ وہی طمانیت اور سکینت جو نفس مطمئنہ کی علامت ہوتی ہے ''راضیۃ مرضیۃ'' اور اللہ کے عباد اور اس کی جنتوں میں داخل ہونے کی نوید حضور کو عطا ہو چکی تھی۔ وہ پیدائشی دلیر اور بہادر اور جری انسان تھا۔ اللہ کی طرف سے جس کام کے لئے جب بھی بلاوا آتا کبھی بھی ہچکچاہٹ نہ محسوس کرتے تھے۔ لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے حاضر ہوا کرتے تھے۔ اب جب دنیا سے منہ موڑنے کے لئے ناقوس بجا۔ الٰہی تقدیر نے طلب فرمایا تو کمال خوشدلی سے حاضر ہوئے۔ اے کاش (ایسی) پرسکینت۔ اطمینان بخش۔ اور خوشی خوشی موت کی آغوش میں جانے کی ہر ایک کو توفیق ملے۔ انجام اچھا ہو گا تو اسی طرح ہو گا۔ مگر انسان آخر انسان ہے۔ اس جدائی کے عارضی ہونے کا یقین ہونے کے باوجود سینے میں تیر لگا۔ میں حضور کے چہرہ مبارک کو بہت بہت دیکھ رہا تھا۔ مگر یہ عجیب لگا کہ وہ ہاتھ اب نہ اٹھے۔ جنہیں چوم لینے کی حسرت رہتی۔ اور وہ باہیں جن میں دنیا کے دکھوں نے پناہ حاصل کرتے اب حکم الٰہی کے تحت حرکت نہ کر سکیں گے۔ دل جو پہلے ہی تار تار تھا۔ رفو کر کے کام چلا رہے تھے اس کی مزید نہ معلوم کتنی کرچیاں ہوئیں۔ مگر یہ حال دل اب کس کو سناتا۔ سب لوگوں کا یہی حال تھا۔ ایک دوسرے سے تعزیت کر رہے تھے۔ میں نے اپنے جیسا تہی دامن اور خستہ حال کسی کو نہ دیکھا تو اپنے آپ سے ہی تعزیت کر لی۔ آنسو نہ جانے اتنے کہاں سے آئے۔ یوں محسوس ہوا۔ کہ آنکھوں کے پیچھے کسی نے صراحیاں انڈیل دی ہیں۔ مگر یہ آنسو بھی غنیمت ہیں کہ اگر یہ بھی نہ ہوتے تو کیا ہوتا دل پر لگی آگ ٹھنڈی تو نہ ہوئی بلکہ اور زیادہ بھڑکی۔ اگر یہ آنسو بھی میسر نہ آتے تو دم گھٹ جاتا۔ یہ حق بات ہے۔ کہ ؎

بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

میں نہ حضور کی سوانح لکھ سکتا ہوں۔ نہ فتوحات کی تفصیل۔ مجھ حقیر کے ساتھ جو الطاف کریمانہ ہوئے۔ اس کا بھی سارا ذکر کیسے ممکن ہے۔ مگر للہ اسے مدح خود نہ سمجھا جائے۔ بلکہ کریم ابن کریم ابن مسیح موعود کا ہی کرم تھا۔ میرا کوئی بھی استحقاق نہیں تھا۔ گوبر کے ڈھیر پر مینہ برسے۔ تو اس میں اس گند کے ڈھیر کی کیا خوبی۔ وہ میرا تاج سر اور میں حضور کی خاک در وہ آقا اور میں نوکر۔ حضور کے ساتھ غلامانہ حیثیت پر بھی بجا طور پر مجھے ناز ہے۔ اور یہ الفاظ لکھتے ہوئے میرے قلم میں شگفتگی اور سوچ میں پاکیزگی جسم و جان میں ایک وارفتگی اور روح میں تازگی محسوس ہو رہی ہے۔ حضور کے ساتھ اپنی نسبت جوڑتے ہوئے فرحت محسوس کر رہا ہوں۔ کجا ''ابنائے فارس'' اور کجا یہ ننگ انسانیت۔ خاک کو عالم پاک سے بھی کچھ نسبت ہوگی۔ مگر یہاں تو اتنی بھی نہیں۔ مگر پھر بھی اس پاک انسان نے جس کے مطہر جسم و جان میں حضرت مصلح موعود اور حضرت مسیح موعود کا خون دوڑ رہا تھا۔ وفا و ایثار اور محبت کے وہ مینار تعمیر کئے جو رہتی دنیا تک نور بکھیرتے رہیں گے۔

وہ سیدنا مصلح موعود کا لخت جگر ہاں وہی ابن مریم۔ کروڑوں کا دلدار 21 اور 22 اپریل کو محمود ہال لندن میں محو استراحت تھا۔ میرا خامہ جو پہلے ہی ٹوٹا پھوٹا تھا خام تھا۔ آج وہ خونچکاں بھی ہے اور یہ حروف لکھتے ہوئے گویا چیخ رہا ہے۔

ذہن ہے تو پراگندہ۔ دل جو کئی سال سے زخم خوردہ اور دریدہ ہو چکا ہے۔ آج تو زخموں سے چور چور ہے۔ غم والم کی گھنگھور گھٹائیں میرے تخیل پر چھائی ہوئی ہیں۔ ایسے میں دل کی واردات کیا لکھی جا سکتی ہے۔ اور نہ لکھوں تو بھی چین نہیں۔ اللہ کا نام لے کر اپنا ٹوٹا ہوا قلم اٹھایا۔ اور پہلے اسی کو مخاطب کیا کہ۔ ؎

کلکِ الم طراز ذرا دیکھ بھال کر
کس سانحے کا ذکر ہے اتنا خیال کر
سن تو بھی ہم نشین ذرا دل سنبھال کر
کاغذ پہ رکھ رہا ہوں کلیجہ نکال کر
پرواز کون کر گیا پَر تولتا ہوا
خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا

میں گزشتہ صدی کی آخری دو دہائیوں سے لے کر آج تک مسلسل ایک گردش میں ہوں۔ 1982ء میں میرے محبوب آقا حضرت ناصر الدین کی وفات نے میری زندگی کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اور آج 21 سال بعد رہی سہی کسر سیدنا حضرت طاہر و مطہر کی اچانک وفات کی خبر نے نکال دی۔ اب میری محرومیاں اور مسائل عروج پر ہیں۔ میرے ہمراز اور غم گساروں کا بے یار و مددگار چھوڑ کر چلے جانا اس پر مستزاد اگر زندہ جاوید قادر مطلق کا سہارا نہ ہوتا تو ؎

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

یہ حضرت اقدس کا شعر میرے مر مر کر زندہ رہنے کی سچی تفسیر بیان کر رہا ہے۔ اور یہ عین حقیقت ہے۔ اب اس سے آگے میری عمر اور بوڑھی سوچوں نے جانا چھوڑ دیا ہے۔ سو لابس باقی ہوں۔ ؎

تاریکیوں نے باغ کو گھیرا ہے کیا کریں
سورج ہے سر پہ اور اندھیرا ہے کیا کریں

میں ذہن کی پراگندگی کے باوجود اپنے دل کا درد اور غم قرطاس پر بکھیرنا چاہتا ہوں۔ شاید اس سے کچھ سینے کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ حضور کی پاک زندگی کا احوال نیز جو میدان آپ نے مارے نہ ان کا بیان مجھ سے ممکن ہے۔ نہ حضور کی فتوحات قلوب و اذہان کی طویل فہرست کو شمار کرنے کی توفیق یہ کام تو مورخین کریں گے۔ میں نے تو جیسا اوپر اظہار کیا ہے اپنے ساتھ حضور کی نوازشات کریمانہ کی ایک جھلک ہی پیش کر سکتا ہوں ڈرتا ہوں یہ میری خودستائی نہ سمجھی جائے۔ اول تو احسانات اور نوازشات تو حضور ہی کی تھیں۔ اور ہمیشہ رہیں۔ میرا اس میں کیا کمال ہے۔ اور میری طرح ہر ایک کے ساتھ محبت و الفت کا وہی سلوک مسلسل ہوتا رہا ہے۔ اس لئے یہ میری کوئی اجارہ داری نہیں تھی۔ بلکہ کسی کی بھی نہیں تھی۔ محبتوں کا ایک سمندر تھا۔ اس نے جتنی محبتیں بانٹیں ان کا شمار نہیں۔ بچے بوڑھے مرد و خواتین اپنے پرائے حتیٰ کہ غیر اور دشمن بھی حضور کی محبتوں کے مورد رہے۔

حضور کا اپنا ہی شعر ہے حضور کا دل بریاں جو اوروں کے لئے دردمندی اور دکھوں سے چور رہتا تھا۔ ؎

وہ یاد آئے جن کے آنسو پونچھنے والا کوئی نہ تھا
سوچ نین دکھائے اپنے اور رلایا ساری رات

میرے اس طرز تحریر کی ایک سند بھی میرے پاس ہے۔ اور وہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ہے۔ ان کی جلسہ سالانہ ربوہ کے سٹیج سے

ایک تقریر ہوئی تھی۔ جس کا عنوان تھا۔ ''سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی یادیں''۔

حضرت چوہدری سرظفر اللہ خان صاحب کی وہ تقریر ریکارڈ شدہ میں نے کئی بار سنی ہے۔ آپ نے فرمایا میں کیا کیا یادیں اس مختصر وقت میں بیان کر سکتا ہوں۔ میرے ساتھ جو حضور کا محبانہ سلوک رہا اس کی ہی چند جھلکیاں پیش کر سکتا ہوں۔ وہی حال اپنا ہے۔ دنیا کے کروڑوں انسانوں کا دلدار وہ براعظم افریقہ کا بھی محبوب تھا۔ اور ایشیا کا بھی۔ وہ یورپ اور امریکہ اور جزائر غرضیکہ تمام دنیا کا معشوق تھا۔ اپنے اپنے احوال لوگ لکھیں گے۔ میں اپنی داستان کا ایک حصہ رقم کرنے پر ہی اکتفا کروں گا۔ لڑکپن میں قادیان میں ملاقات تو ہوتی تھی۔ یوں گہرا تعارف نہیں تھا۔ ربوہ میں آ کر وہ غنچہ کھلا اور پھول بنا۔ پھر تو اس کی خوشبو نے ایک جہان کو اپنی طرف کھینچا۔ انہی میں یہ عاصی بھی تھا۔ بھولتا ہوں غالباً 1980ء کی گرمیوں کا موسم تھا۔ کہ پیغام ملا۔ کہ آپ کے گھر کچھ لوگ جمع ہو سکیں گے۔ سوال و جواب کی محفل ہو جائے۔ میری تو مراد پوری ہو رہی تھی۔ فوراً آمادگی ظاہر کر دی۔ فرمایا۔ شام کا وقت ہوگا۔ چائے کی پیالی اور بسکٹ حاضرین کو پیش کرنے کا انتظام کرنا ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ یہ دیہاتی شہر ہے۔ شام کے بعد محفل ہوگی وہ وقت یہاں کے لوگوں کے لئے چائے کا نہیں کھانے کا ہے۔ اور پھر میرے مدعوئین جن میں جج صاحبان وکلاء ممبران اسمبلی اور روٴسا ہوں گے وہ میرے ساتھ بے تکلفی کا اظہار کرتے ہوئے کھانے کا خود بھی مطالبہ کر دیں گے۔ اس لئے کھانے کا انتظام کروں گا۔ آپ نے فرمایا اور میرے محبوب۔ کے یہ الفاظ 23 سال کا لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود حرف بحرف میری میٹھی یادوں کے لاکر میں محفوظ ہیں۔ کہ ''یہ تو بے چارے میزبان پر ظلم ہوگا'' میں نے عرض کیا جناب نہ میں ''بے چارہ ہوں نہ مجھ پر کوئی ظلم ہے''۔

صاحبزادہ میرزا لقمان احمد صاحب بھی آپ کے ساتھ آئے تھے۔ اور لوگوں کا تو یاد نہیں۔ بہت روح پرور مجلس تھی جس کا اظہار غیر از جماعت شرکا نے برملا کیا۔ کھانے کے بعد ٹھنڈے آموں کی طشتریوں کی باری آئی تو مجھے بلایا۔ اور فرمایا میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ ''نہ تم بے چارے ہو نہ تم پر کوئی ظلم ہے''۔ مگر یہ بتاؤ میں نے تو ہر جگہ سوال و جواب کی مجالس کرنا ہوتی ہیں۔ ہر جگہ یہ کھانے کا انتظام تو مشکل ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ یہاں تو آپ جب بھی تشریف لاویں یہی کچھ ہوگا۔ اوروں کا علم نہیں۔ وہ جانیں۔

اس کے بعد میں ایک روز ربوہ میں تھا۔ کہ عزیزم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب نے کہا۔ کہ ماموں جان کا نواسہ ہوا ہے۔ مبارکباد نہیں دینے جانا۔ میں نے کہا ضرور جانا ہے۔ وہ بھی میرے ساتھ گئے۔ معانقہ کیا۔ اور اسی دوران مبارکباد عرض کی۔ فرمایا مٹھائی کھا کر جانا ہوگا بھاگ جاتے ہو۔ پھر ٹرالی مٹھائیوں سے لدی ہوئی آئی۔ میں نے ایک آدھ دانہ چکھا کہ حکم تھا۔ اور پھر عجیب واقعہ ہوا کہ۔ حضور کا ایک نواسہ مجھے حضور کی وفات کے بعد بیت فضل لندن میں ملا۔ میں نے پیار سے معانقہ کیا۔ جس کی ابتدا عزیز موصوف کی طرف سے ہوئی تھی میں متعجب ہوا کہ یہ کون صاحبزادہ ہے۔ میاں کس کے بیٹے ہو۔ تو جواب میں کہا۔ میاں سفیر احمد صاحب کا میں نے کہا جانتے ہو تمہارے دادا کا نام میرزا منیر احمد تھا۔ وہ ماشاء اللہ بہت ہی ذہین تھا۔ اس نے جواب میں کہا۔ تبھی تو آپ سے ملنے آیا ہوں۔ میں نے کہا۔ میاں آپ کے دادا جان سے مجھے بہت پیار تھا۔ اور انہیں بھی مجھ سے محبت تھی۔ اس نوعمر صاحبزادے نے کہا۔ میں یہ جانتا ہوں۔ مجھے وہ بہت ہی پیارا لگا یہ پہلے نواسے سے چھوٹا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے اپنے نانا اور دادا کی صفات حسنہ کا حقیقی وارث بنائے۔ میرے زخمی دل کو اس کے ملنے سے تقویت حاصل ہوئی۔ اس معصوم صاحبزادے نے اپنے نانا اور دادا کی یادیں تازہ کر کے مجھ پر احسان کیا اللہ اسے جزا دے۔

حضور لندن تشریف لائے۔ تو اب خطوط اور فیکس ہی رہ گئے تھے۔ یا کبھی کبھار لندن جاتا تو ملاقات کا شرف حاصل کرتا۔

19 سال کا عرصہ ہجر و فراق میں سلگتے گزرا۔ میں شاعر نہیں ہوں۔ مگر اچھے شعر میں جو حکمت ہوتی ہے۔ اس سے کسی حد تک واقفیت کا زعم ضرور ہے۔ چنانچہ حضور کے نام نامہ و پیام میں شعر اکثر لکھتا۔ اور حضور بہت داد دیتے۔ ایک بار فرمایا۔ کہ تمہارے قلم سے تمہاری صحیح پہچان مجھے ہوئی ہے۔ ورنہ جانتا تو تجھے لڑکپن سے تھا۔ تم چھپے رہتے ہو۔ وغیرہ۔ ایک بار میں نے لکھا کہ حضور ''عام'' کی جمع مجھے معلوم نہیں ہو سکی۔ یہاں سے پوچھا تو مجھے بتایا گیا ''عام'' جمع بھی استعمال ہوتا ہے (جس کے معنے سال کے ہوتے ہیں) سیدنا و امامنا حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو ''عام الحزن'' قرار دیا تھا۔ جس سال حضور کی حرم حضرت خدیجہؓ اور چچا حضرت ابو طالبؓ اور کئی قریبی صحابہ فوت ہو گئے تھے۔ میرے لئے یہ مسلسل تیسرا سال گزر رہا ہے ہر سال ''عام الحزن'' ہے۔

میں نے اقبال عظیم صاحب کا ایک شعر لکھا کہ ایک سال کا حزن بھی انسان کو ہلکان کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے مجھ پر تو تین سال سے حزن و ملال کے سائے چھائے ہوئے ہیں۔ نہ معلوم اقبال عظیم پر کیا افتاد پڑی تھی۔ کہ بے چارہ بلبلا اٹھا تھا۔ اور یوں اظہار کیا۔ کہ ؎

پچھلا برس عظیمؔ بہت ہی طویل تھا
میں بوڑھا ہو گیا ہوں اسی ایک سال میں

حضور نے جواب میں لکھا کہ اقبال عظیمؔ نے اپنی حالت نہایت عمدہ طریق سے بیان کی ہے۔ حضور نے اس شعر کو بہت پسند کیا۔ اور پھر میرے لئے دعائیں لکھیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہم و غم سے نجات دے۔ میری یہی غرض تھی۔ جو پوری ہو گئی۔

پھر ایک خط میں میں نے لکھا کہ حضور آپ کا یہ فرمانا دو گھڑی صبر سے کام لو ساقیو۔ حضور یہ دو گھڑیاں کب ختم ہوں گی۔ راہ تکتے تکتے میری آنکھوں کا اجالا اندھیرے میں بدلتا جا رہا ہے۔ اور پنجابی کے یہ شعر لکھ دیئے۔ ؎

اج وی داغ دلاں دے جلدے
دیوے تیرے پیار دے بلدے
عمر مری توں لے وسدے
وعدے تیرے پل دو پل دے
ہمن تے سجناں مل جا آ کے
مدتاں ہوئیاں دکھڑے جھلدے
فیر توں آئیوں تے کی آئیوں
آ گے جد پیغام اجل دے

حضور نے جوابی خط میں ان شعروں کو خود لکھ کر ان کی تعریف کی فرمایا۔ ان سے فطرت کی صحیح عکاسی ہوتی ہے۔ اور پھر یوں ہوا کہ حضور بن باسی ہی کے دوران اپنے رفیق اعلیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ یہ تیر نیم کش میرے سینے میں رڑک رہا ہے جونہی یہ خبر میں نے سنی میں تو بے خود ہو گیا۔ پلنگ پر لیٹ کر آنسو بہاتا رہا مجھے امید نہیں تھی۔ کہ میری آنکھوں کے پیچھے اتنا پانی ہے۔ مگر یہ تو نہ ختم ہونے والا خزانہ نکلا۔

ذرا سنبھلا تو پاسپورٹ نکالا۔ ویزا تو UK کا تھا ہی۔ قطر ایئرویز میں سیٹ بھی مل گئی۔ اور اس طرح قدرت الٰہی نے اٹھا کر 21/ اپریل کی دوپہر کو 16 گریسن ہال روڈ لندن پہنچا دیا۔ میں فٹ پاتھ پر کھڑا دونوں طرف بہت طویل لائنیں زائرین کی دیکھ کر گھبرا گیا۔ کہ مجھ میں اس وقت ہرگز اتنی طاقت نہیں تھی۔ کہ چند منٹ بھی کھڑا ہو سکتا اس جانکاہ صدمے اور دو راتوں کے جگراتے نے میرے ساری توانائیاں چاٹ لی تھیں میں اس ادھیڑ بن میں ہی تھا۔ کہ ایک اللہ کے بندے نے مجھے بازو سے پکڑا اور دیدار حبیب رحمہ اللہ کے لئے محمود ہال میں لے گیا۔ میں نے زیارت کی۔ مگر نیم بے ہوشی کا عالم تھا۔ باہر نکلا تو میرا پوتا عزیزم صباحت اور نواسہ عزیز اسد مجھے ملے۔ وہیں پر منصور احمد پسر برادرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سے مدتوں بعد ملاقات ہوئی مگر کس حال میں۔

میرا بھانجا عزیزم بشارت احمد صاحب گاڑی لے کر آئے۔ اور مجھے ٹوٹنگ میں میری بھانجی کے گھر لے گئے۔ صدمہ عروج پر تھا۔ آج اس شہر میں تھا۔ جس کی ساری رونقیں ختم ہو چکی تھیں۔ وہ جس کی ہم آغوشی سے سارے صدمات اور دکھ اور درد اور ہم و غم دور ہو جاتے تھے۔ وہ نعمت اب چھن چکی تھی۔ 16 گریسن ہال روڈ میں ہی میرے درد و الم کا مداوا ہوتا تھا۔ آج وہیں میرے زخموں پر نمک چھڑکا گیا۔

''دلدار فوت ہو گیا ہے''

ذرا سنبھلا تو 18 اور 19/ اپریل کی درمیانی رات کا خواب یاد آیا۔ خواب میں میں نے یہ آواز سنی کہ ''دلدار فوت ہو گیا ہے''۔ اس صبح میرا ذہن کرنل دلدار احمد صاحب آف ادرحماں حال ٹورانٹو کینیڈا کی طرف ہی گیا۔ کیونکہ کسی دلدار نامی اور کسی آدمی کو میں جانتا نہیں تھا۔ میں نے سوچا خواب تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ خواب کی موت حیات کا پیغام لاتی ہے۔ واللہ اعلم۔ مگر اس خواب کی تعبیر کی ضرورت ہی نہ تھی۔ وہ میرا دلدار نہیں لاکھوں کا نہیں کروڑوں کا دلدار اسی رات فوت ہوا۔ جس شب میں نے یہ خواب دیکھا تھا۔ خواب حرف بحرف سچا نکلا مگر دکھوں اور دردوں اور محرومیوں کے پہاڑ ساتھ لایا۔ یاالٰہی رحم میں نے نہ معلوم کس ان دیکھے اور غیر محسوس خوف کی وجہ سے جلد جلد فیکس دینے شروع کئے تھے۔ قریباً ہر ہفتے حضور انور کو ایک پیغام فیکس پر کبھی مجھے کسی کا یہ مصرع کچھ کے دیتا کہ ؎

صبا ہو بس میں تو ایک جھونکے میں لاکھ بھیجوں پیام ان کو

اور کبھی یہ شعر شاید حضور کو لکھ بھی دیا تھا۔ کہ ؎

دیار مغرب کے رہنے والو تمہیں مبارک ہو پاس رہنا
حضور محبوب عرض کر دو کسی کا یاں پہ اداس رہنا

مگر میں بھولا رہا کبھی نامہ و پیام سے بھی دل کی لگی بجھتی ہے۔ بلکہ میں نے دیکھا اس کی لو اور تیز ہوتی ہے۔ مگر بے چارگی کا عالم تھا۔ اور وسیلہ بھی کوئی نہ تھا۔

ہاں من ہائیم جرمنی میں 2001ء کی ایک صبح نہیں بھولتی جب میں عزیزم ملک نادر حسین کھوکھر کے ہمراہ ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ ملک نادر حسین کو غنڈوں نے 50 لاکھ روپے تاوان کے لئے جبراً اغوا کیا تھا۔ سات رات اور دن آنکھیں باندھ کر نامعلوم مقام پر انہیں رکھا گیا۔ مجھے اسی رات فون پر اطلاع مل گئی۔ تو اپنی آہ و زاری کے ساتھ سیدنا حضور کا در کھٹکھٹایا۔ جو قیامت کھوکھر غربی پر گزر گئی۔ اس کا احوال بتا بتا کر حضور سے دعائے مضطربانہ کی بار بار درخواست کی۔ حتیٰ کہ ایک دن میں دو دو بار فیکس بھی دیئے۔ حضور نے بہت کرم فرمایا۔ بہت دعا کی کہ بہت الجھا ہوا مسئلہ آناً فاناً حل ہو گیا۔ یہ حضور کی موروثی صفت تھی۔ وہ کس باپ کا بیٹا تھا۔ اور کس دادے کا پوتا تھا۔ آج یہی ابنائے فارس ہی تو ہیں۔ جو وفا اور محبت اور رحم کے بے پناہ جذبات رکھتے ہیں۔ اور غیروں کے دکھوں دردوں کو بھی محسوس کرتے ہیں۔ یہ تو پھر بھی اپنا غلام تھا۔ آخر حضور کی دعائیں مستجاب ہوئیں۔ اور خلاف توقع نہ صرف ساتویں دن عزیز موصوف کی رہائی ہوئی۔ اور وہ لوگ 100 ''معززین'' کا وفد لے کر معذرت خواہی کے لئے آئے۔ اور 50 لاکھ روپیہ وصول شدہ تاوان بھی واپس کر گئے۔ ؎

غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

میں بھی وہاں تھا۔ میں نے اس روز 1200 کے بھرے مجمع میں اپنی جوابی تقریر میں یہ بچ اظہار کیا تھا۔ کہ یہ انوکھا واقعہ سیدنا حضرت آقائے قادیانی کی دعائے مستجاب کا چمکتا ہوا نشان ہے۔ اور ایک کونے سے ''حضرت میرزا طاہر احمد صاحب زندہ باد'' کے فلک شگاف نعرے لگے۔ اور اگلی صبح گجرات کے

لوکل اخبار میں یہ ساری خبر من وعن شائع ہوئی۔ کہ عبدالسمیع نون آف سرگودھا نے اس سارے خونی ڈرامے کا مداوا مرزا طاہر احمد صاحب کی دعا کو قرار دیا۔ خدا شاہد ہے کہ اس میں ذرا مبالغہ نہ تھا۔ کہ حضور کی دعا سے یہ معجزہ رونما ہوا۔ ورنہ وارداتی اور اجرتی قاتل لوگوں سے ہضم شدہ رقم کب کسی کو ملی ہے۔ اس دوران حضور سے خاکسار کا سوال و جواب ایک ایمان افروز واقعہ ہے۔ جو مجھے عمر کے باقی دنوں میں مضطرب رکھے گا۔

کیونکہ اس غلام ابن غلام کی بازیابی کا واقعہ حضور نے کمال محبت شیفتگی اور حد درجہ دلجمعی اور دلچسپی سے سماعت فرمایا اور متعدد سوالات کئے جن کے جواب میں نے اپنے محدود فہم کے مطابق دیئے بالآخر حضور نے 50 لاکھ روپے کی رقم تاوان ادا کر کے جان چھڑانے کے بعد پھر مجرمان کے رجوع اور واپسی رقم پر حیرت کا اظہار فرمایا۔

حضور کو یہ داستان سنانے کے لئے ہم دونوں یعنی ملک نادر حسین اور یہ خاکسار 25-8-2001 کو حضور کے دربار میں حاضر ہوئے پہلے تو یہ حالت ہوتی کہ حضور کے پرنور چہرے کو دیکھتے ہی اپنی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ اور بقول پیر فضل شاہ گجراتی ؎

حضور نال ہوگئی ملاقات میری ملاقات ایہہ پر کامیاب نہ رہی
میں آ گیا حسن دے رعب تھلے مونہوں عرض کجھ کرن دی تاب نہ رہی

ہر بار متوقع ملاقات سے قبل تیاری کرنا اپنا احوال بیان کرنے کے لئے مضمون بنانا۔ اور اپنی معروضات کو معین شکل دینے کے لئے دل ہی دل میں ہوم ورک کرتا مگر جب ملاقات ہوتی تو پھر وہی حال کہ ؎

دل وچ آکھدا رہناں وہاں اس واری رکھدیاں گا کھول کے حال دل دا
آ سامنے جاندا او چدوں سرے کرواسرف حضور حضور رہناں

مگر 25 راگست 2001ء کو 11 بجے اللہ تعالیٰ نے ہمت دی کہ سارا احوال اغوا اور بازیابی کا تنگ وقت میں حضور کو سنایا۔ حضور بے حد دلچسپی سے سنتے رہے۔ اور بعض سوالات بھی کئے۔ اور اس پر حیران بھی ہوئے۔ کہ رقم ہضم ہو جانے کے بہت بعد کیونکر واپس ہوئی۔ میں نے عرض کیا۔ سیدنا حضور کی دعاؤں سے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور کوئی وسیلہ اور ذریعہ ہرگز نہیں تھا۔ اس دوران حضور کے احسانات کو یاد کر کے عزیز نادر حسین تو مسلسل روتے رہے۔ بلکہ ان کی ہچکی بندھی رہی۔ بالآخر حضور نے ہمارے ساتھ فوٹو بنوایا۔ تو میں نے جرأت کر کے عرض کی کہ میرے آقا حضور کے مقدس باپ دادا نے بھی کئی مردے زندہ کئے۔ حضور میں بھی ایک مردہ ہوں۔ دل ریزہ ریزہ ہو چکا ہے۔ حضور مجھ پر از راہ بندہ نوازی نظر کرم فرماویں۔ تو انشاء اللہ میں زندہ ہو جاؤں گا۔

ملک نادر حسین اور خود میں نے بھی دیکھا کہ محبوب آقا کی نظر رحم و کرم میرے سارے جسم پر پھر گئی۔ سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں تک۔ اور یہی موجب بنی میری صحت یابی کی۔ ورنہ ڈاکٹر تو میرے دل کی رفو گیری سے کترا رہے تھے۔ مگر میں یقین سے لبریز تھا۔ کہ اب سب خیر ہے۔ نشتر جیسے بھی چلے گا۔ خیر ہی ہوگی۔ یہ پرانا قصہ نہیں ابھی کل کی بات ہے۔ برادرم رشید قیصرانی نے سچ کہا ہے۔ ؎

میرا معتبر حوالہ کوئی ہے تو بس یہی ہے
تیری اک نظر کا صدقہ میری ساری زندگی ہے

عجیب کیفیت ہے اس وقت میرے دل کی غموں اور دکھوں سے بھی گویا چھلک رہا ہے۔ اور اس محبوب کے احسانوں کو گن گن کر ایک تصوراتی دنیا میں مورد احسانات ہونے کی وجہ سے بہل بھی رہا ہے۔ فی الحال اتنی ہی جان تھی۔ اس زہر سے زیادہ تلخ اور شہد سے بڑھ کر شیریں ذکر کو یہیں ختم کرتا ہوں۔ اور اس محبوب خدا کا ذکر تو چلتا ہی رہے گا۔ ایک حسرت ضرور ہے۔ کہ کاش میں بھی شاعر ہوتا۔ تو ثاقب بھائی کی طرح میں بھی اپنے بزرگوں کا اچھے رنگ میں ذکر تو کرتا۔ حضرت مولانا نورالدین خلیفہ اول کا ذکر کرتے ہیں تو ان کی جائے پیدائش کی بھی بجا طور پر تعریف کرتے ہیں۔ ؎

قابل صد ناز ہے ثاقب یہ بھیرے کی سرزمین

حضرت مصلح موعود کی وفات 1965ء میں ہوئی۔ تو لافانی شعر لکھے۔ مثلاً

دن ڈھل گیا تو درد نصیبوں کا قافلہ
کاندھے پہ آفتاب اٹھائے ہوئے چلا

اور 1982ء میں اس محبتوں کے سفیر حضرت حافظ میرزا ناصر احمد رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔ تو ثاقب بے چارہ ایک طرف درد سے چیخ اٹھا۔ تو دوسری طرف سیدنا حضرت صاحبزادہ میرزا طاہر احمد صاحب کی صورت میں موہبت الٰہی پر شکر بھی بجا لایا۔ اور یوں گویا ہوا۔ ؎

ثاقب یہ کرم بھی کیا کم ہے ناصر جو لیا طاہر بخشا
ورنہ دیوانے مر جاتے سر ٹکرا کر دیواروں سے

اب ثاقب بھائی بھی مرحوم ہو چکے ہیں۔ اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اب کے بھی ہم نے کچھ اشعار پڑھے ہیں۔ 8 جون کے پرچہ میں ''تعزیت'' اور ''تہنیت'' بھی پڑھے ہیں۔ بہت ہی اچھا اظہار ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ نئی قلموں کا انتظار ہے۔

الوداع

اے جانے والے تجھے الوداع کہتے ہوئے دل پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ مگر یہ ایک واقعہ ہے ایک حقیقت ہے۔ جب تک تو جیا تو نے اپنی طاقت سے بڑھ کر ہماری تعلیم و تربیت اصلاح اور بہبودی کا خیال رکھا۔ بے حد ایثار سے کام لیا۔ کیا چھوٹے اور کیا بڑے کیا مرد اور کیا خواتین سبھی تیرے جان نثار عشاق تھے۔ تیری اوصاف حمیدہ اور حسنات اور فیض اور صفات عادات حسنہ ایسی من موہنی تھیں۔ کہ وہ ہر ایک دل کو منٹوں میں فتح کر لیتی تھیں۔ تیری قید محبت سے آزاد ہونے میں۔ موت پنہاں تھی۔ ہم تیری محبتوں اور شفقتوں کا کب بدلہ اتار سکتے ہیں۔ جا اور اپنے رب کریم سے بہترین صلہ لے۔ اور اس کی جنتوں میں بسیرا کر۔ ہاں ہمارے آقا وہاں تجھے اپنے بزرگ ابا اور مقدس دادا کی معیت نصیب ہوگی۔ اور تیری روح کو حقیقی خوشی نصیب ہوگی۔ تو نے اس دنیا میں جلاوطنی کے مصائب جھیلے اور بن باسی کی سوختہ زندگی بسر کی مگر ہم نے دیکھا کہ جب سیدنا حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر تیری زبان پر آتا تو تیری آواز عشق و محبت سے روندھ جاتی تھی اور تیرے جسم میں ایک ارتعاش سا پیدا ہو جاتا تھا اسی طرح تو اپنے وطن سرزمین پاکستان آنے کے لئے بھی مضطرب رہا۔ جولیس سیزر کو روم سے جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ تو اس نے کہا تھا۔ کہ جہاں میں ہوں گا۔ وہیں روم ہوگا۔ اب تو اپنے رب کریم کے پاس پہنچ چکا ہے۔ اب اس کو یہ سینے کے زخم دکھا۔ اور اسی سے ایسا اجر جزیل انشاء اللہ تجھے عطا ہوگا۔ جس کا ادراک بھی ہماری عقل و فہم سے بالا ہے۔

استقبال

اور اے آنے والے تیرا آنا بھی صد مبارک ہے۔ ہم نے زخمی دلوں کو تیرے آنے کی نوید سے بہلا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر فعل پر دل و جان سے ہم راضی ہیں۔ جانے والے نے اللہ کی منشا اور حکم کے مطابق تجھے اپنی کرسی پر بٹھا دیا۔ اور خود رخصت ہو گیا اے آقائے خامس اللہ تیرے ساتھ ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ ساتھ رہے گا۔ اس کے انتخاب ہمیشہ مبارک ثابت ہوئے ہیں۔ ہم غریبوں کی غلامی قبول فرما۔ اور ہاں ہمارا خیال بھی رکھنا۔ کہ دیکھ ہمارے پیارے آقا ہمارے دلوں کے کتنے ٹکڑے کاٹے گئے۔ 1965ء میں پھر 1982ء پھر 2003ء میں اور کیا کس طرح دل حزیں کے پرزے اڑائے گئے۔ اب ایک ٹکڑا باقی ہے۔ وہ ہم تیری نذر کرتے ہیں۔ تو بھی اسے قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ بھی قبول فرمائے۔ اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ ہم تیرے آنے سے ''مسرور'' ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی تائیدات اور نصرتوں سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ اور فتوحات کا جو سلسلہ چل رہا تھا۔ وہ آپ کے مقدس دور میں قائم رہے بلکہ تیز تر ہو جائے۔ اے قادر خدا تو ایسا ہی کر۔

ہماری دعا ہے کہ

ہر گام پہ فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

ایلڈوریٹ کینیا میں ''بیت الواسع'' کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عظیم الشان روحانی منصوبہ ''تعمیر یکصد بیوت'' کے تحت کینیا میں اب تک چھوٹی بڑی 70 بیوت تعمیر ہو چکی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ جاری ہے کیونکہ بفضل خدا ہر سال ملک کے طول و عرض میں لاکھوں افراد حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں، جن کی تعلیم و تربیت کے لئے بیوت کی تعمیر ناگزیر ہے۔

ایلڈوریٹ، کینیا سے یوگنڈا جانے والی سڑک پر ایک نہایت ہی خوبصورت اور پرفضا قصبہ ہے جو اس صوبہ کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ کا قیام دس سال قبل عمل میں آیا تھا۔ شروع میں ایک مکان کرایہ پر حاصل کر کے بطور نماز سنٹر استعمال کیا گیا بعد میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جماعت نے ایک قطعہ اراضی بقدر ایک ایکڑ خریدا جس پر ایک کچی بیت اور معلم ہاؤس تعمیر کیا گیا۔ اس سال شروع میں یہاں پکی بیت کا منصوبہ بنایا گیا۔ مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ امیر و مربی انچارج کینیا نے احباب جماعت کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی تو نیروبی جماعت کے ایک نہایت مخلص خادم مکرم طارق منصور قریشی صاحب ابن مکرم عبدالمنان قریشی صاحب نے اس بیت کی تعمیر کا سارا خرچ اپنے نانا جان مرحوم مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی کی طرف سے ادا کرنے کی پیشکش کی اور بتوفیق باری تعالیٰ انہوں نے یہ تمام خرچ ادا کیا۔

یہ بیت 25X40 فٹ رقبہ پر محیط ہے جس میں ایک بڑا ہال ہے جسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے تا کہ لجنہ کو بھی نماز کی سہولت مہیا ہو سکے۔ بیت کو روشن رکھنے کے لئے ایک سولر پلانٹ لگایا گیا ہے اور پانی کی سہولت کے لئے ایک کنواں کھودا گیا ہے۔ وسیع و عریض لان میں ہموار راستے بنا کر اور خوبصورت پھول لگا کر بیت کے ماحول کو بارونق اور صاف ستھرا بنایا گیا ہے۔ بیت الواسع کے افتتاح کی بابرکت تقریب میں حصہ لینے کے لئے نیروبی اور دیگر مقامات سے بھی احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور افتتاح کے موقع پر حاضری 300 سے زائد تھی۔

مکرم امیر صاحب کینیا کی صدارت میں پروگرام کا آغاز ہوا۔ مقامی اسسٹنٹ چیف نے بیت کی تعمیر اور جماعت احمدیہ کے کردار کو سراہا اور جماعت کے پرامن اور متعاون رویہ کی تعریف کی۔ نیز نیک خواہشات کا اظہار کیا کہ یہ بیت یہاں کے لوگوں میں اتفاق و اتحاد کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کرے گی۔

مقامی اسسٹنٹ چیف کے خطاب کے بعد مکرم

باقی صفحہ 6 پر

حکیم منور احمد عزیز صاحب

نیم کے درخت کے طبی خواص

نیم کے درخت کا ہر حصہ ذائقہ میں سخت کڑوا اور نتائج کے لحاظ سے بڑا میٹھا ہے۔ نیم کا درخت ان درختوں میں شامل ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے بیش بہا فوائد سے نواز رکھا ہے۔ اس کا نام نیم یعنی آدھا ہے۔ مگر فوائد کے لحاظ سے آدھا نہیں بلکہ مکمل ہے۔ علم طب میں آدھا حصہ درخت نیم نے لے رکھا ہے۔ یہ درخت پاک و ہند میں ہر جگہ ملتا ہے۔ ہند کے لوگ ہوا کے صاف کرنے کے لئے کثرت سے کاشت کرتے تھے۔ نیم کا درخت بکائن کی طرح گھنا اور سایہ دار ہوتا ہے۔ اس کے پتے کنارے سے آری کی طرح کنگرہ دار اور نصف انگلی کے قریب لمبائی ہوتی ہے۔ مارچ اپریل میں لاتعداد چھوٹے چھوٹے سفید رنگ کے پھول نکلتے ہیں۔ جن کی خوشبو سے فضا مہک اٹھتی ہے۔ اس کے پھل کو پنجابی میں نمولی کہتے ہیں۔ کچی حالت میں اگر اسے توڑا جائے تو اس میں سے کڑوا دودھ نکلتا ہے۔ پکنے پر یہ نمولیاں قدرے شیریں ہو جاتی ہیں۔ نمولی کے اندر مغز ہوتا ہے۔ اس درخت کا ہر حصہ مثلاً پتے۔ پھل۔ پھول۔ چھال۔ جڑ۔ لکڑی۔ گوند۔ بیج سب دوا کے طور پر استعمال میں آتے ہیں۔ اس درخت کے جملہ اجزاء کی طبیعت ایک ہی بتائی جاتی ہے۔ پہلے درجہ میں گرم خشک۔ اس درخت کی اونچائی چالیس سے پچاس فٹ تک اور کبھی اس سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ تنے کی گولائی چھ سے نو فٹ تک ہو جاتی ہے۔ نیم ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ مسکن یعنی درد کو سکون دیتا ہے۔ دافع تعفن۔ مصفی خون۔ مقوی جگر۔ دافع حمیات یعنی بخاروں کو روکتا ہے۔ جراثیم کو مارتا اور زخموں کو درست کرتا ہے۔ خرابی خون سے ہونے والے تمام زخموں خارش پھوڑے پھنسی کو دور کرتا ہے۔ سبز پتے اور چھال چھ ماشے سے ایک تولہ نمولیوں کا تیل بیس تا تیس قطرے نمولیوں کے مغز میں برابر وزن کتھ سفید کالی مرچ گوگل۔ رسوت شامل کر کے کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں تیار کریں یہ گولیاں ایک ایک گولی صبح شام ہمراہ تازہ پانی کھانے سے بواسیر ہر قسم کا عمدہ علاج ہے ان گولیوں سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ یہ گولیاں ہر قسم کے فساد خون کے لئے بھی بہترین دوا ہیں۔ معدہ کو قوت دیتی اور بھوک بڑھاتی ہیں۔ نمولی کے مغز کا تیل ایک حصہ روغن ناریل دس حصے ملا کر ہر روز سر پر لگائیں چند روز میں ہی بال گرنا بند بال لمبے اور گھنے ملائم سیاہ ہو جائیں گے جوئیں مر جائیں گی سکری۔ خشکی دور ہو جائے گی۔ موسم برسات میں نیم کے درخت پر سبز رنگ کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کیڑوں کو سایہ میں خشک کر کے برابر وزن مرچ سیاہ شامل کر کے باریک غبار کر لیں۔ اور مرگی کے مریض کو دورہ کی حالت میں بطور نسوار دیں چند مرتبہ ایسا کرنے سے مریض کے دورے رک جاتے ہیں۔ کپڑوں، چاول، گیہوں اور دیگر اناج کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے نیم کے پتے رکھتے ہیں۔

یادیں تری سینے سے مٹائے نہ مٹیں گی

یہ کس کی جدائی پہ زمیں کانپ اٹھی ہے
وہ مرد خدا مرد خدا مرد خدا ہے

وہ مظہر رابع تیری قدرت کا تھا مولیٰ
جو درد کے ماروں سے جدا ہو کے گیا ہے

محبوب تھا، دلدار تھا، ستار تھا سب کا
ہر سینے میں روشن اسی الفت کا دیا ہے

ہر لحظہ رہا دین کی خدمت میں ہی وہ وقف
علموں کا خزانہ بھی وہ اک چھوڑ گیا ہے

راضی تھا خدا سے وہ خدا اس سے تھا راضی
واللہ وہ اس کے ہی بلاوے پہ گیا ہے

اب تو ہی بتا کیسے سہیں درد جدائی
یہ غم تیری فرقت کا تو ہر غم سے سوا ہے

دل زخمی ہے اور اشک بھی تھمتے نہیں لیکن
راضی ہیں اسی میں کہ جو مولیٰ کی رضا ہے

یادیں تری سینے سے مٹائے نہ مٹیں گی
بھر دے اسے مولیٰ! مرے دل میں جو خلا ہے

اللہ نے ہے خوف کو پھر امن سے بدلا
مسرور ہے بخشا ہمیں مسرور کیا ہے

ہاں وعدہ تمکین بھی ہوتا رہے پورا
ہر عاشق صادق کی یہ دن رات دعا ہے

طیبہ رضوان

بقیہ صفحہ 5

بَسّی صاحب نے سکھ برادری (جو کہ بڑی تعداد میں اس مبارک تقریب میں شامل تھے اور جنہوں نے بیت کی تعمیر میں بہت تعاون کیا) کی نمائندگی کرتے ہوئے اس خانہ خدا کی تعمیر پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کی۔ اور کہا کہ ہم سب ایک خدا کی مخلوق ہیں اس خدا کو "اللہ" کہو یا "واہگورو" وہ ایک ہی ہے۔ اور ہم سب اس کی مخلوق ہیں اور ہمیں اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ خانہ خدا ہم سب کو متحد رکھ سکتا ہے اور باہمی نفرتوں کو کم کرنے کا ذریعہ ہے۔

مکرم طارق منصور قریشی صاحب نے اس خانہ خدا کی تعمیر کے اخراجات برداشت کرنے پر خدا کا شکر ادا کیا اور حاضرین سے درخواست دعا کی کہ وہ اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اسی طرح قریشی عبدالمنان صاحب نے بھی اس بیت کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔

مکرم جمیل احمد صاحب مربی انچارج ایلڈوریٹ نے بھی تمام مہمانوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔

آپ کے بعد مکرم امری عبیدی کلوٹا صاحب نے مکرم امیر صاحب کینیا کی طرف سے جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کی مساعی بسلسلہ خدمت انسانیت پر مبنی ایک مضمون پڑھا یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس بیت کی تعمیر کا سارا کام احمدی معماروں کے ذریعہ ہوا ہے۔ مکرم امیر صاحب کی اختتامی دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 مارچ 2003)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34855 میں راشدہ خانم بیوہ زاہد احمد خان منہاس قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/5000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 101.770 گرام مالیتی -/56000 روپے۔ 3۔ ایک عدد پلاٹ برقبہ 10 مرلے مالیتی -/150000 روپے۔ 4۔ کاروباری سرمایہ -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راشدہ خانم بیوہ زاہد احمد خان منہاس دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد لطیف قریشی برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 حافظ محمد صدیق برادر موصیہ وصیت 19434

مسل نمبر 34856 میں بشریٰ مسعود زوجہ مسعود احمد درد قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات مالیتی -/43300 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/2000 روپے۔ 3۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ 150 گز واقع گلشن مہران کراچی مالیتی -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/550 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ مسعود زوجہ مسعود احمد درد کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد اسحٰق ولد حضرت منشی عبدالحق صاحب مرحوم کراچی گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ولد غلام محمد نصیر صاحب مرحوم کراچی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

لیکچر وانتخاب AACP ربوہ

AACP ربوہ چیپٹر کے تحت مورخہ یکم جون 2003ء بروز اتوار شام 5:45 خلافت لائبریری میں "Generations of Computers and Operating Systems" کے موضوع پر ایک لیکچر ہوگا۔ اس موقعہ پر AACP ربوہ چیپٹر کی ایگزیکٹو کمیٹی کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔ تمام ممبران سے شرکت کی درخواست ہے۔ جن ممبران کی ممبرشپ کی تجدید ہونے والی ہے وہ انتخاب سے پہلے Renew کروالیں بصورت دیگر انتخاب میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔ مزید معلومات کیلئے فون 212485 یا 211617 پر رابطہ فرمائیں۔

(صدر AACP ربوہ چیپٹر)

نکاح

مکرم عمر فاروق جوئیہ صاحب ابن مکرم ملک شیر بہادر صاحب جوئیہ چک نمبر 152 شمالی ضلع سرگودھا کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ عائشہ صدیقہ جوئیہ صاحبہ بنت مکرم مبشر حسین جوئیہ صاحب ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا حال جرمنی مورخہ 16 مئی 2003ء کو مکرم منیر احمد رشید صاحب مربی سلسلہ نے ٹھٹھہ جوئیہ میں بعوض حق مہر 5000 یورو کیا۔ لڑکا اور لڑکی مکرم رائے دوست محمد جوئیہ صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع خوشاب حال مقیم سڈنی آسٹریلیا لکھتے ہیں کہ خاکسار مختلف عوارض میں مبتلا تھا لیکن محض خدا کے فضل اور احباب جماعت عالمگیر کی دعاؤں کی بدولت اب صحت مند ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جزا دے اور مجھے کامل شفا سے نوازے۔ آمین،

مکرم حکیم فرید احمد صاحب کارکن الفضل کی ہمشیرہ مکرمہ راشدہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب آف جھنگ بعارضہ قلب چند ماہ سے علیل چلی آرہی ہیں چلنے پھرنے میں دقت ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل شفایابی کے سامان پیدا فرمائے۔

مکرم حکیم محمد رشید شاد صاحب فاروق آباد شیخوپورہ کا ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔ ان کی اہلیہ ریڑھ کی ہڈی کے عارضہ کے باعث چلنے سے معذور ہیں۔ نیز حکیم صاحب کے والد عارضہ قلب میں مبتلا اور کمزور ہیں۔ ان سب کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

داخلہ لینگویج انسٹیٹیوٹ ربوہ

لینگویج انسٹیٹیوٹ واقفین نو دارالرحمت وسطی ربوہ میں درج ذیل زبانوں میں نئی کلاسز میں داخلہ ہوکر تدریس شروع ہوچکی ہے۔ فرانسیسی، جرمن، سپینش، عربی اور چینی ان کلاسز میں ابھی داخلہ کی مزید گنجائش ہے۔ جو واقفین نو/واقفات داخلہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ 31 مئی 2003ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر ادارہ میں تشریف لاکر انچارج صاحب سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری وقف نو ربوہ)

طلباء کے اعزاز میں تقریب

مکرم عبدالمجید زاہد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت کنری ضلع میرپور خاص لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کنری نے مورخہ 23 مئی 2003ء بعد نماز جمعہ احمدی طلباء و طالبات کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی۔ خدا کے فضل سے امسال کنری کے مختلف سکولوں میں 36 احمدی طلباء و طالبات نے پوزیشنز حاصل کیں۔ جن میں 10 طلباء نے فرسٹ 18 طلباء نے سیکنڈ اور 8 طلباء نے تھرڈ پوزیشن حاصل کی۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں میں سے 11 طلباء وقف نو کے بچے ہیں۔ مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی امیر ضلع میرپور خاص نے پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو مقامی جماعت کی طرف سے کیش پرائز و تعریفی سندات تقسیم کیں اس تقریب میں 175 احباب شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ طلبہ کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے۔

ولادت

مکرم محمد جاوید بھٹی صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24۔اپریل 2003ء بروز جمعرات کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت بچے کا نام "سرمد احمد جاوید" عطا فرمایا تھا۔ بچہ بفضلہٖ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب صدر حلقہ کلیار ٹاؤن و سیکرٹری مال سرگودھا شہر کا نواسہ اور مکرم محمد یعقوب بھٹی صاحب کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

حکومت کا تختہ الٹنے کی دھمکی ترکی میں فوج کے سربراہ نے نئی حکومت میں اسلامی رجحانات کے اثرات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے حکومت کا تختہ الٹنے کی دھمکی دی ہے۔ فوج کو اس بات پر تشویش ہے کہ برسراقتدار جماعت صرف ان افراد کو ملازمتیں فراہم کر رہی ہے جو اسلامی رجحانات کیلئے جانے جاتے ہیں۔ اور حکمران پارٹی کا تعلق کچھ ممنوعہ مذہبی تنظیموں سے بھی رہا ہے۔ بی بی سی کے مطابق گزشتہ چند ماہ سے ترک فوج حکومت کے ساتھ اپنے کشیدہ تعلقات پر تشویش کا اظہار کرتی رہی ہے فوج خود کو ملک میں سیکولر اور اقتدار کا محافظ سمجھتی ہے۔

بغداد میں امریکیوں پر حملے عراق میں امریکی فوجیوں پر حملوں اور حادثات کے نتیجہ میں 4۔امریکی فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے۔ شیعہ برادری نے کردوں پر اسلحہ کی پابندی ختم کرانے کیلئے مہم شروع کر دی ہے۔

بھارت میں گرمی سے ہلاکتیں بھارت میں شدید گرمی کے باعث آندھرا پردیش میں مرنے والوں کی تعداد 600 سے بڑھ گئی ہے شدید گرمی نے 50 سالہ ریکارڈ توڑ دیا۔ آندھرا پردیش کے بعض علاقوں میں درجہ حرارت 50 ڈگری سنٹی گریڈ سے اوپر چلا گیا۔ شہری زندگی مفلوج، بازار سنسان اور لوگ گھروں میں قید ہوکر رہ گئے۔

بنگلہ دیش میں شدید طوفان بنگلہ دیش میں طوفان سے پانچ افراد جاں بحق اور 100 سے زائد زخمی ہو گئے۔ درجنوں مکان منہدم اور وسیع علاقے میں کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں۔ طوفان کے باعث ہونے والی ہلاکتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

عراق پر حملہ غلط تھا فرانس کے صدر ژاک شیراک نے ایک مرتبہ پھر عراق پر امریکی حملے کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا ہے ایک انٹرویو میں فرانس کے صدر نے کہا کہ اس مہم کی کامیابی سے حملہ جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

انڈونیشیا میں زلزلہ انڈونیشیا میں زلزلہ کے باعث کئی عمارتیں تباہ ہوگئیں۔ زلزلہ کی شدت 6.4 ریکارڈ کی گئی۔ لوگوں نے خوفزدہ ہوکر عمارتوں سے چھلانگیں لگا دیں۔ 3۔افراد ہلاک اور 80 زخمی ہوگئے۔

6 روسی فوجی ہلاک چیچن جانبازوں نے 15 چوکیوں پر راکٹوں سے حملے کئے اور جھڑپوں میں 6 روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

اڑھائی لاکھ ملازمتیں اقوام متحدہ نے ایک منصوبے پر عمل شروع کر دیا ہے۔ جس کے تحت اڑھائی لاکھ عراقیوں کو ملازمتیں فراہم کی جائیں گی۔

القاعدہ کی پناہ گاہیں امریکی فوج کے چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف جنرل رچرڈ مائر نے ایران پر القاعدہ ارکان کو پناہ دینے کا الزام دہرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے صاف لفظوں میں ایران کو اپنی تشویش سے آگاہ کر دیا ہے۔ ایرانی عناصر عراق میں بھی عدم استحکام پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

عراق کے اثاثے عراق میں امریکہ کے سول ایڈمنسٹریٹر پال بریمر نے کہا ہے کہ امریکہ اور اس کی اتحادی فوجیں عراق کے ہمسایہ ممالک جن کے پاس عراقی اثاثے ہونگے ان سے واپس لیں گی۔ یہ اثاثے عراقی عوام کی ملکیت ہیں۔

اسرائیلی فوج کا جنین پر حملہ اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے کے شہر جنین اور اس کے تین نواحی دیہات پر دھاوا بول دیا اسرائیلی فوج کو ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد حاصل تھی علاقے میں کرفیو لگا دیا گیا۔ اسرائیلی فوج نے متعدد فلسطینیوں کو گرفتار کرلیا ہے جبکہ تلکرم کے علاقے میں اسرائیلی فوج نے ایک 16 سالہ فلسطینی کو گولی مار دی۔ ترکی نے امن بات چیت کرانے کی پیشکش کر دی ہے۔ نیوزی لینڈ کی وزیر خارجہ نے فلسطینی صدر یاسر عرفات کے ساتھ ملاقات کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ہمارا اپنا فیصلہ ہے کہ کس سے ملیں نہ ملیں۔

شمالی کوریا کا ایٹمی پروگرام شمالی کوریا نے ایٹمی پروگرام پر کثیر الملکی مذاکرات پر آمادگی ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے پہلے امریکہ اور شمالی کوریا میں دوطرفہ مذاکرات ہونے چاہیں۔ جاپان نے شمالی کوریا کے موقف کا خیر مقدم کیا ہے۔ چین نے کہا ہے کہ بحران سفارت کاری کے ذریعہ حل کیا جائے۔

سارس سے مزید ہلاکتیں چین، ہانگ کانگ اور تائیوان میں سارس کے باعث مزید 23۔افراد ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ درجنوں نئے کیس سامنے آئے ہیں۔ چین میں سارس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 315 ہوگئی جبکہ سولہ نئے کیسوں سے سارس سے متاثرین کی تعداد 5316 ہوگئی ہے۔ ہانگ کانگ میں سارس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 266 جبکہ کیسوں کی تعداد 1725 ہے۔ تائیوان میں بارہ نئی ہلاکتوں کے بعد مرنے والوں کی تعداد 72 ہوگئی جبکہ متاثرین کی تعداد 570 ہوگئی ہے۔ تائیوان نے کہا ہے کہ سارس سے بچاؤ کیلئے امداد کی پیشکش چین کے سیاسی ہتھکنڈوں کا حصہ ہے۔ سارس سے سنگاپور میں 24 ویت نام میں 5 اور کینیڈا میں 24۔افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور دنیا بھر میں سارس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد سات سو سے بڑھ گئی ہے۔ جبکہ ہزاروں متاثرین ہیں۔

سارس کے پھیلاؤ کی وجہ چینی ماہرین کے مطابق مخصوص بلی کا گوشت اور شمالی کوریا کا کتا راکون بیماری کے جنم کی وجہ ہے جنگلی جانوروں کے گوشت کی فروخت کے خلاف اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	29 مئی	زوال آفتاب	12-06
جمعرات	29 مئی	غروب آفتاب	7-10
جمعہ	30 مئی	طلوع فجر	3-24
جمعہ	30 مئی	طلوع آفتاب	5-02

پنجاب اسمبلی میں ہنگامہ 22 ارکان گرفتار

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس دوسرے دن بھی ہنگامہ آرائی کی نظر ہو گیا۔ ہنگامہ آرائی میں ملوث قائد حزب اختلاف قاسم ضیاء اور رانا ثناء اللہ سمیت 22 ارکان کو گرفتار کرنے کے 4 گھنٹے بعد رہا کر دیا گیا۔ پولیس نے اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہی ایوان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ فہرست دیکھ دیکھ کر اپوزیشن ارکان کو گرفتار کرتی رہی۔

2 دن میں سب کچھ سامنے آ جائے گا وزیر اعظم

میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ تمام معاملات جمہوریت کے استحکام اور ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں کئے جائیں۔ وہ ایک اکیڈمی کی افتتاحی تقریب کے موقع پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے ایل ایف او کے بارے میں کئے گئے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ دو دن کی بات ہے سب کچھ سامنے آ جائے گا۔ انہوں نے کہا ڈرائنگ روموں میں سیاست کرنے والے اگر سیاست سے ہٹ کر انسانیت کی خدمت کے بارے میں سوچیں تو ملک و قوم کی بھلائی کیلئے بہت کچھ ہو سکتا ہے لوگوں کے پاس بہت پیسہ ہے وہ لوگ اگر خدمت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ تھوڑی سی توجہ دی جائے۔

اپوزیشن کو جدہ اور دبئی سے ہدایات ملی ہیں کہ اسمبلیاں نہ چلنے دیں وزیر اعلیٰ پنجاب

نے کہا ہے کہ اپوزیشن کو اظہار رائے کا پورا حق ہے لیکن ہم انہیں سپیکر سے مائیک چھیننے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اپوزیشن کو جدہ اور دبئی سے تازہ ترین ہدایات ملی ہیں کہ یہ اسمبلیاں نہ چلنے دیں لیکن مسلم لیگ ق کے اراکین اپنے اتحادی ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان کی اس کوشش کو ناکام بنا دیں گے۔ انہوں نے کہا ہم اپوزیشن کی بلیک میلنگ سے ڈر کر ہاؤس کی کارروائی ختم کرنے کی درخواست نہیں کریں گے۔ بلکہ اسمبلی کی کارروائی مقررہ مدت تک چلائیں گے۔ اسمبلی کے اس سیشن کا مقصد صوبے کے غریب کاشتکاروں اور بے وسیلہ عوام کیلئے سہولتوں کے بل پیش کرنے ہیں اور ہم اس میں کسی طاقت کو روڑے نہیں اٹکانے دیں گے۔

پاکستان کے ساتھ جلد مذاکرات شروع کرنا چاہتے ہیں بھارتی وزیراعظم

اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ اعتماد کی بحالی کیلئے مزید اقدامات کئے جائیں گے۔ پاکستان کے ساتھ جلد از جلد مذاکرات شروع کرنا چاہتے ہیں۔ جرمنی، روس اور فرانس کے دورے پر روانگی سے قبل اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا پاکستان کے ساتھ مذاکرات کیلئے ایسا ماحول بنایا جائے گا جو کوئی نتیجہ برآمد کرنے میں مددگار ثابت ہو سکے۔ تاہم انہوں نے کہا مذاکرات کو نتیجہ خیز بنانے کیلئے دراندازی کو ختم کرنا اور دہشت گردی کی کمر توڑنا ہو گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات کے آغاز کیلئے سازگار ماحول بن جائے گا۔ قبل ازیں اے پی پی کو ایک انٹرویو میں بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا نے کہا کہ ہمارا مقصد پاکستان کے ساتھ پائیدار امن اور دوستی ہے۔ امن کے عمل کی کامیابی کیلئے پیشرفت کی رفتار سے زیادہ مقصد کے حصول کیلئے خلوص نیت کی اہمیت ہے۔ ماضی کے تجربات سے سبق ملتا ہے کہ اس کیلئے قدم بقدم اور پوری تیاری کے ساتھ آگے بڑھنا چاہئے تا کہ کوئی غلطی نہ ہو۔

انسداد دہشت گردی عدالت نے دونوں خواجہ برادران بری کر دیئے

انسداد دہشت گردی کی عدالت کے جج محمد مقبول باجوہ نے القاعدہ کے شبہ میں گرفتار کئے جانے والے دونوں بھائیوں ڈاکٹر احمد جاوید خواجہ اور احمد نوید خواجہ کو بری کر دیا۔ دونوں بھائیوں کو گزشتہ سال 19 دسمبر کو ان کے گھر مناواں سے گرفتار کیا گیا تھا۔ عدالت نے اپنے مختصر فیصلے میں کہا کہ القاعدہ کے شبہ میں گرفتار کئے جانے والے ڈاکٹر احمد جاوید خواجہ اور احمد نوید خواجہ پر استغاثہ الزام ثابت کرنے میں ناکام رہا۔

بھارت کے ساتھ پروازیں جلد شروع ہونگی

وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال نے کہا ہے کہ دفاعی بجٹ میں اضافے کا انحصار بھارت کے رویے پر ہے اگر بھارت نے صحیح سمت اختیار کی تو دفاعی بجٹ میں کمی کریں گے۔ اگر حالات کشیدہ ہو گئے تو ملکی دفاع اور سلامتی کیلئے دفاعی بجٹ میں اضافہ کر دیں گے۔ بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ خطرناک ہے بھارت اور پاکستان کے درمیان پروازیں جلد شروع ہو جائیں گی۔

عزیز احمد خان کو بھارت میں ہائی کمشنر مقرر کر دیا گیا

پاکستان نے دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان کو بھارت میں نیا ہائی کمشنر مقرر کر دیا ہے تاہم تقرر کا باضابطہ اعلان بھارتی حکومت کی جانب سے منظوری ملنے کے بعد کیا جائے گا۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے مطابق حکومت پاکستان نے عزیز احمد خان کے کاغذات بھارتی وزارت خارجہ کے حوالے کئے ہیں۔ ان کاغذات پر بھارت کے صدر عبدالکلام کے دستخط ہونے کے بعد ان کے بھارت میں نئے ہائی کمشنر ہونے کا باضابطہ اعلان کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ عزیز احمد خان 85ء سے 87ء کے عرصہ میں بھارت میں ڈپٹی ہائی کمشنر کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ وزیر اطلاعات شیخ رشید نے کہا ہے کہ ہائی کمشنر کے طور پر صرف ایک نام بھارت کو بھیجا گیا ہے اور اس کی رسمی منظوری کا انتظار ہے۔ بس سروس دوبارہ شروع کرنے اور 130 پاکستانی قیدیوں کی رہائی کے بھارتی فیصلے اچھے ہیں۔

معاملات پوائنٹ آف نو ریٹرن کی طرف جا رہے ہیں

لاہور کے مقامی اخبار کے تجزیے کے مطابق قومی اسمبلی کا ٹریکٹر پنجاب اسمبلی میں چلائے جانے کے ساتھ ساتھ اپوزیشن ارکان کی گرفتاری اور ایل ایف او پر ڈیڈ لاک معاملات کو پوائنٹ آف نو ریٹرن کی طرف لے کر جا رہے ہیں اگر حکومت نے اپوزیشن سے مذاکرات کے ذریعے اسمبلیوں کو چلانے کیلئے معاملات طے نہ کئے تو حکومت کو سنگین دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگلے ماہ بجٹ کے موقع پر قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں بڑا ہنگامہ ہونے کے امکان ہیں۔ قومی اسمبلی میں حکومت کو سادہ اکثریت حاصل ہونے کی وجہ سے حکومت زیادہ بولڈ سٹیپ نہیں لے سکتی اس کے برعکس پنجاب حکومت کے پاس بڑی اکثریت موجود ہے۔

دورہ انگلینڈ کیلئے پاکستان کرکٹ ٹیم کا اعلان

پاکستان کرکٹ بورڈ نے راشد لطیف کی قیادت میں دورہ انگلینڈ کیلئے 16 رکنی قومی کرکٹ ٹیم کا اعلان کر دیا ہے۔ آل راؤنڈر عبدالرزاق، فیصل اقبال اور توفیق عمر کو ڈراپ کر دیا گیا ہے۔ جبکہ اظہر محمود، عمران نذیر اور مصباح الحق ٹیم میں واپس آ گئے ہیں اور انضمام الحق کو ایک بار پھر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ یوسف یوحنا کو نائب کپتان برقرار رکھا گیا ہے۔ 16 رکنی ٹیم میں تین اوپنرز، چار مڈل آرڈر بلے باز، تین آل راؤنڈر، شعیب اختر سمیت چار فاسٹ باؤلر ایک کیپر اور ایک سپنر شامل ہیں۔ قومی ٹیم 5 جون کو انگلینڈ کے دورے پر روانہ ہو گی جہاں تین ایک روزہ میچز کی سیریز سے قبل مختلف کاؤنٹیز کے خلاف چار پریکٹس میچز بھی کھیلے گی۔ سیریز کا پہلا ون ڈے انٹرنیشنل میچ 17 جون کو مانچسٹر کے اولڈ ٹریفورڈ، دوسرا اور تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل میچ بالترتیب 20 اور 22 جون کو اوول اور لارڈز میں کھیلا جائے گا۔

دونوں ملکوں کے عوام غریب ہیں، بس سروس سے فائدہ ہو گا

بھارتی حکومت نے دہلی اور لاہور کے درمیان بس سروس دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا پاکستانی حکومت نے خیر مقدم کیا ہے۔ وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا کہ حکومت بھارت کے اس فیصلے سے دونوں ملکوں کے درمیان امن کی کوششوں کو تقویت ملے گی۔ دونوں ملکوں کے عوام غریب ہیں اور بس سروس شروع کرنے سے انہیں فائدہ ہو گا۔

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز لاہور
لاہور میں واقع واپڈا ٹاؤن۔ ویلنشیا۔ این ایف سی UET (انجینئرنگ یونیورسٹی) پی آئی اے، آئی ای پی ٹاؤن نشیمن اقبال۔ آرکیٹکٹ اور دیگر سوسائٹیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت اور تعمیر کیلئے رابطہ کریں۔
042-5183822-0333-4325122

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ فون- 214750
اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29